

معجز بیانی پر ایک شاہد ہاتھ آیا۔ نن پرستی اور آسائش طلبی کی برائی کیا اچھی طرح بیان کی ہے !

۷۔ **شرح :** محبوب سے خطاب ہے کہ میرے پاس آنے کا وعدہ کیا تھا، لیکن آئے نہیں اور میں بیٹھا انتظار کر رہا ہوں۔ گھر سے ادھر ادھر نہیں ہو سکتا، گویا اپنے گھر میں دربان بنا ہوا ہوں۔ یہ کیا انداز ہے ؟

۸۔ **شرح :** واہ وا ! فصل بہار آئی اور اس سے عیش و شادمانی میں ایسی تازگی پیدا ہوئی کہ غزل سرائی کے جس جنون کو فراموش کیے بیٹھا تھا، وہ عود کر آیا۔

۹۔ **شرح :** خدا نے میرے بھائی میرزا یوسف کو بیماری سے شفا بخشی اور نئے سرے سے زندگی مل گئی۔ اے غالب ! میرا بھائی میرے لیے یوسفِ ثانی ہے

میرزا یوسف مرزا غالب سے دو برس چھوٹے تھے، انھیں جوانی ہی میں جنون کا عارضہ ہو گیا تھا، جس سے عارضی طور پر شفا پائی۔ غالباً اسی موقع پر یہ غزل کہی گئی تھی۔ میرزا یوسف پھر بیمار ہو گئے اور ۱۸۵۷ء میں جب انگریزوں نے دہلی کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ ان کا انتقال ہوا اور پاس کی ایک مسجد کے احاطے میں انھیں سپرد خاک کیا گیا۔

یاد ہے شادی میں بھی، ہنگامہ ”یارب“ مجھے
 سُبْحَہ زائد ہوا ہے، خندہ زیر لب مجھے
 اے پروردگار! یارب :
 ہے کشادِ خاطر و البتہ، در رہنِ سخن
 ایرانیوں نے اسے دعا اور
 تھا طلسمِ قفلِ ابجد، خانہٴ مکتب مجھے